بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

فون ۴۳۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ ؛ ۲۰ شعبان ۱۳۹۲ھ ، ۳۰ تبوک ۱۳۵۱ ہش ، ۳۰ ستمبر ۱۹۷۲ء ؛ نمبر ۲۲۳

150
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲۹ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔
حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہتر ہے۔
احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی ۲۳ ستمبر سے دوبارہ میو ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں۔ غالباً اپریشن کر کے ان کی بائیں ٹانگ کی ہڈی کو درست کیا جائے گا۔ درد کی شدت کیوجہ سے بہت تکلیف میں ہیں اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔
احباب خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۵-۶-۷ اخاء ۱۳۵۱ ہش (۵-۶-۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء)

جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ کو ربوہ میں منعقد ہوگا

"یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ ۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات قبل دوپہر مجلس خدام الاحمدیہ کے تیئسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمائیں گے۔
مرکز سلسلہ میں کسی وقت بھی آنا بابرکت ہے لیکن اس قسم کے خاص اجتماعات کے ساتھ غیر معمولی برکات وابستہ ہوتی ہیں۔ اور ہر احمدی نوجوان جو ان برکات سے آگاہ ہے۔ وہ اس اجتماع سے غیر حاضری کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ہمارے اس اجتماع کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ترین ارشادات یہ ہیں:۔
۱۔ "یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے"
۲۔ "خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع میں جماعتوں کی تعداد کے لحاظ سے بمشکل پچاس فیصد نمائندگی ہوتی ہے۔ ..... باقی پچاس فیصد جماعتوں کے نمائندے اجتماع میں شامل نہیں ہوتے۔ حالانکہ اجتماع کی افادیت کے پیش نظر ان کو بھی شامل ہونا چاہیئے"
۳۔ "ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے"
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زندگی بخش ارشادات، ذکر الٰہی اور دعاؤں کے لئے سازگار فضاء۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر آپ کے صحابہ کرام کی زبان سے۔ علمی تشنگی کو بجھانے والی علماء سلسلہ کی تقاریر۔ خدام کے اپنے علمی اور ورزشی مقابلے۔ باہمی ملاقات کے ذریعہ اسلامی اخوت کا قیام ہمارے اس اجتماع کی بڑی بڑی خصوصیات ہیں۔
تمام جماعتوں کے خدام و اطفال (اور خاص طور پر ان پچاس فیصد جماعتوں کے خدام و اطفال جو گذشتہ سالوں میں مرکزی سالانہ اجتماع میں شامل نہیں ہوتے رہے) کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس دینی اجتماع میں شامل ہوں اور تین دن ربوہ میں رہ کر ان برکات کو حاصل کریں جو اس اجتماع کے ساتھ وابستہ ہیں۔
اس نہر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چشمہ ہی کا پانی جاری ہے۔ آئیں اور کثرت سے آئیں۔ قریب والے بھی آئیں اور دور والے بھی آئیں۔ اور جی بھر کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ چشمہ کے پانی سے اپنی پیاس بجھائیں۔ والسلام

خاکسار حمید اللہ
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ایک ضروری یاد دہانی

نصرت جہاں ریزروفنڈ میں ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ ۳۰ نبوت/نومبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک ہر وعدہ کنندہ کی طرف سے کم از کم اسی فیصد ادائیگی ضرور ہو جانی چاہیئے۔
امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس کا خیال رکھیں۔
(سیکرٹری نصرت جہاں ریزروفنڈ)

اجتماع انصار اللہ ضلع لاہور

محترم قائم مقام نائب صدر صاحب کی منظوری سے مجالس انصار اللہ ضلع لاہور کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۷ و ۸ اخاء/اکتوبر کو "دارالذکر" لاہور میں منعقد ہو رہا ہے جس میں علاوہ دیگر علمائے کرام کے مرکزی نمائندگان بھی شمولیت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔
ضلع لاہور کے جملہ اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے حصہ لیں۔
قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بی، اے بی ایس سی تھرڈ ایئر میں داخلہ کیلئے درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہے۔
امیدواران کیلئے فارم داخلہ کالج کے دفتر سے مل سکتا ہے، پروویژنل و کیریکٹر سرٹیفکیٹس اور تین عدد فوٹوز کے ہمراہ درخواستیں دفتر پرنسپل میں پہنچ جانی چاہئیں۔
(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳۰ر تبوک ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کی معرفت

جیسا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُر معارف ارشادات کی رو سے واضح کر چکے ہیں اسلام کا عملاً پوری دنیا میں غالب آنا اس امر کے ساتھ وابستہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع اختیار کرتے ہوئے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے آپ کو امہات الصفات کا مظہر بنائیں۔ ہم ان صفات کے مظہر نہیں بن سکتے جب تک ہمیں ان صفات کی پوری معرفت حاصل نہ ہو۔ اسی ضمن میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رو سے اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت پر روشنی ڈال کر اپنی بشریت کے محدود دائرہ میں اس کا مظہر بننے کی انقلاب انگیز تاثیر پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ آج ہم امہات الصفات کی طبعی ترتیب کے مطابق دوسری صفت یعنی رحمانیت کی کیفیت و ماہیت پر روشنی ڈال کر اس صفت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی انقلاب انگیز تاثیر کو واضح کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفتِ ربوبیت کو اللہ تعالیٰ کے فیضانِ اعم سے تعبیر کرنے کے بعد صفتِ رحمانیت کی معرفت پر سے پردہ اٹھاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پھر دوسرا فیضان جو دوسرے مرتبہ پر واقع ہے فیضانِ عام ہے۔ اس میں اور فیضِ اعم میں یہ فرق ہے کہ فیضانِ اعم تو ایک عام ربوبیت ہے جس کے ذریعہ سے کل کائنات کا ظہور اور وجود ہے، اور یہ فیضان جس کا نام فیضانِ عام ہے یہ ایک خاص عنایتِ ازلیہ ہے جو جانداروں کے حال پر مبذول ہے یعنی ذی روح چیزوں کی طرف حضرت باری کی جو ایک خاص توجہ ہے اس کا نام فیضانِ عام ہے۔ اور اس فیضان کی یہ تعریف ہے کہ یہ بلا استحقاق اور بغیر اسکے کہ کسی کا کچھ حق ہو سب ذی رُوحوں پر حسب حاجت انکے جاری ہے کسی کے عمل کا پاداش نہیں۔ اور اسی فیضان کی برکت سے ہر ایک جاندار جیتا جاگتا، کھاتا پیتا اور آفات سے محفوظ اور ضروریات سے متمتع نظر آتا ہے اور ہر ایک ذی روح کیلئے تمام اسباب زندگی کے جو اسکے لئے اور اسکے نوع کے بقاء کیلئے مطلوب ہیں میسر نظر آتے ہیں۔ اور یہ سب آثار اسی فیضان کے ہیں جو کچھ روحوں کو جسمانی تربیت کے لئے درکار ہے سب کچھ دیا گیا ہے اور ایسا ہی جن روحوں کو علاوہ جسمانی تربیت کے روحانی تربیت کی بھی ضرورت ہے یعنی روحانی ترقی کی استعداد رکھتے ہیں ان کیلئے قدیم سے عین ضرورتوں کے وقتوں میں کلام الٰہی نازل ہوتا رہا ہے۔ غرض اسی فیضانِ رحمانیت کے ذریعہ سے انسان اپنی کروڑہا ضروریات پر کامیاب ہے۔ سکونت کیلئے سطح زمین، روشنی کیلئے چاند اور سورج، دم لینے کیلئے ہوا، پینے کیلئے پانی، کھانے کیلئے انواع و اقسام کے رزق، اور علاجِ امراض کیلئے لاکھوں طرح کی ادویہ، اور پوشاک کیلئے طرح طرح کی پوشیدنی چیزیں، اور ہدایت پانے کیلئے صحفِ ربانی موجود ہیں اور کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ تمام چیزیں میرے عملوں کی برکت سے پیدا ہو گئی ہیں اور میں نے ہی کسی پہلے جنم میں کوئی نیک عمل کیا تھا جس کی پاداش میں یہ بے شمار نعمتیں خدا نے بنی آدمؑ کو عنایت کیں۔ پس ثابت ہے کہ یہ فیضان جو ہزارہا طور پر ذی روحوں کے آرام کے لئے ظہور پذیر ہو رہا ہے یہ عطیہ بلا استحقاق ہے جو کسی کے عمل کے عوض میں نہیں فقط ربانی رحمت کا ایک جوش ہے تا ہر ایک جاندار فطرتی مطلوب کو پہنچ جائے اور جو کچھ اسکی فطرت میں حاجتیں ڈالی گئی ہیں وہ پوری ہو جائیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۹۵۴ حاشیہ در حاشیہ)

اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کا فیضان جو فیضانِ عام کی حیثیت رکھتا ہے اور جس کی رو سے وہ ہمارے عدم سے پیرایۂ وجود میں آنے سے بھی قبل بلا استحقاق ہماری زیست اور بعض حاجات کے پورا ہونے کا پیشگی انتظام کرتا ہے اور پھر ہمارے پیرایۂ وجود میں آنے کے بعد بھی کرتا چلا جاتا ہے، ہماری بشریت سے ایک تقاضا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس تقاضا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"رحمانیت اپنے فیضان کیلئے صرف عدم کو ہی چاہتی ہے یعنی اس عدمِ محض کو جس کے وقت میں وجود کا کوئی اثر اور ظہور نہ ہو" (ایام الصلح ص ۱۱)

جس قدر ہم اپنے وجود کی نفی کرینگے اور اپنے بارے میں لاشے اور عدمِ محض ہونے پر ایمان لائیں گے، اسی قدر ربانی رحمت جوش میں آئیگی اور اس کی رحمانیت کا فیضان جاری ہو کر ہمیں موہبت کے رنگ میں روحانی علو و ارتفاع سے ہمکنار کرتا چلا جائے گا اور دوسروں کو گندی زیست سے نکال کر انہیں بھی روحانی علو و ارتفاع کی راہ پر گامزن کرنے کی تڑپ ہمارے اندر پیدا ہوتی چلی جائے گی اور یہ تڑپ حسب استعداد صفت رحمانیت کا مظہر بنانے کا موجب بنتی چلی جائے گی۔

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اوپر فنا وارد کرنے اور اپنے آپ کو عدمِ محض سمجھنے کے نتیجہ میں ربوبیت کے ساتھ ساتھ رحمانیت کے بھی بدرجہ اولیٰ مظہر ہوتے ہیں اور ربوبیت کی طرح صفت رحمانیت کا بھی سب سے اعلیٰ و ارفع اور سب سے اولیٰ نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا کیونکہ آپؐ کو صفاتِ الٰہیہ کی سب سے زیادہ معرفت حاصل تھی اور آپؐ صفاتِ الٰہیہ کے مظہرِ اتم تھے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو عدم سے وجود میں لانے سے بھی قبل بلا استحقاق ان کی زیست اور حاجات کے پورا کرنے کے لئے صفتِ رحمانیت کے تحت طرح طرح کے سامان کئے اور کرتا چلا جا رہا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے مظہرِ اتم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی دنیا کو گندی زیست سے نکالنے اور نیکی اور تقویٰ کی راہ پر گامزن کرنے کی بے انداز تڑپ کے ماتحت اتنی دعائیں کیں اور اس قدر جانسوزی کا مظاہرہ کیا کہ خدائے ذوالعرش نے آپؐ ہی کو سب سے آخری اور کامل ترین اور تا ابد جاری رہنے والی ہدایت کا حامل بنایا۔ آپؐ کی یہ تڑپ مقامِ نبوت پر عملاً فائز ہونے سے بھی قبل آپؐ کو غارِ حرا کی تاریکی میں لے گئی اور وہاں آپؐ نے فسق و فجور میں غرق انسانیت کو روحانی موت کے چنگل سے نجات دلانے کیلئے درد و سوز سے دعائیں کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ صفت رحمانیت کے مظہر اتم ہونے کا ہی یہ اثر تھا کہ سرزمین عرب میں ایک زبردست روحانی انقلاب رونما ہوا اور صدیوں کے بگڑے ایک پل میں سنور گئے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود باجود میں ظاہر ہونے والے صفتِ رحمانیت کے عدیم النظیر جلوہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا، کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمّہ وغمّہ وحزنہ لھٰذہ الاُمّۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد" (برکات الدعاء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں صفتِ رحمانیت کے زیر اثر لوگوں کی ہدایت یابی اور بلا استحقاق یا ان کی طرف سے کسی جہد و عمل کے بغیر دوسروں کو روحانی فیض پہنچانے کے جوش اور تڑپ کا یہ عالم تھا کہ خدا تعالیٰ نے خود آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (الشعراء آیت ۴) ربوبیت کے علاوہ رحمانیت سے متصف ہونے کا ہی یہ اثر تھا کہ جو ہدایت لیکر آپؐ آئے تھے وہ دلوں پر اثر کرتی چلی گئی اور لوگوں کی زندگیوں میں ایسا انقلاب آیا کہ وہ وحشی سے انسان، انسان سے با اخلاق انسان، با اخلاق انسان سے باخدا انسان اور باخدا انسان سے خدا نما انسان بنے اور ایک دنیا کی کایا پلٹنے کا وسیلہ بنے۔ ہمارے لئے بھی جن کے کندھوں پر اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے ضروری ہے کہ ہم اپنی استعداد کے مطابق صفت ربوبیت کے ساتھ صفت رحمانیت اپنے اندر پیدا کریں تا دنیا کی ہدایت یابی کے لئے زبردست جوش ہمارے اندر پیدا ہو اور ہم اقوامِ عالم اور ان کے افراد کی ہدایت یابی کے لئے اسی طرح درد و الحاح سے دعائیں کرتے چلے جائیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی جانسوزی و جانگدازی کے ساتھ دعائیں کی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ ہم اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے اندر امہات الصفات کو پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اسی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اپنے خطبات میں متعدد بار توجہ دلا چکے ہیں۔

خدائی نظام کی برکتیں

(مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید اور دوسری مذہبی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کوئی بھی قوم ہدایت نہیں پا سکتی اور ہدایت پانے کے لئے اپنے آپ کو گمراہی اور ضلالت کے گڑھے میں گرنے سے محفوظ نہیں رکھ سکتی اور نہ ہی خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق منزل مقصود کو پا سکتی ہے جب تک اس قوم میں نبی مبعوث نہ ہو۔ پھر اس نبی کے بعد اس قوم میں خلفاء ہوں۔ جو اسے انتہائی مشکلات میں تسلی ہی نہیں دیتے بلکہ ظاہرہ طور پر ناکامی نظر آتے ہوئے کامیابی و کامرانی کی بشارت بھی دیتے ہیں۔ مخالفین و منافقین کی تمام تدابیر ان ہی پاک وجودوں کے ذریعہ ہی سے ناکام رہ سکتی ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق کشتی تیار کی اور خدا تعالیٰ نے پر ایمان لانے والوں کو محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ حضرت موسیٰؑ پر ایمان لانیوالے اسی لئے غرقابی سے محفوظ رہے کہ انہوں نے اپنے نبی کا دامن نہ چھوڑا اور حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرنے والے اسی لئے اپنے وقت میں کامیاب و کامران ہوئے کہ انہیں یقین تھا کہ نبی کا دامن پکڑنے سے ہی دنیاوی مشکلات پر حاوی ہو سکتے ہیں۔ یہ تو ان انبیاء کا ذکر ہے جو صرف ایک قوم میں مبعوث ہوئے۔ مگر وہ پیارا اور مبارک وجود جس کو خدا تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا جس کو ہم بڑے پیار سے سرکار دو عالم کہہ کر پکارتے ہیں۔ اس کی نبوت کے فیوض اور اس کے بعد اس کے خلفاء کے فیوض یقیناً ایمان افروز ہیں اور پھر ان فیوض کے ساتھ جب مہدی آخر الزمان اور اس کے خلفاء کی برکات شامل کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان اتنا پختہ اور صاف ہو جاتا ہے کہ دنیا کا کسی قسم کا بھی گند اس میں زنگ پیدا نہیں کر سکتا۔

۱۔ بدر کے میدان میں مسلمانوں اور کفار کی فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہیں۔ کفار اور سرداران قریش اپنی کثرت اور ہر قسم کے سامان حرب پہ نازاں اس امید پہ حملہ آور ہیں کہ مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیں گے اس حالت کو دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کا برگزیدہ رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ کے حضور اضطراب اور کرب کی ایسی حالت میں دعا گو ہے کہ بار بار کبھی سجدے میں گر جاتا ہے اور کبھی کھڑا ہو کر خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے کہ

"اے میرے خدا اپنے وعدہ
کو پورا کر۔ اے میرے مالک
اگر مسلمانوں کی یہ جماعت
آج اس میدان میں ہلاک ہوگئی
تو دنیا میں تجھے پوجنے والا
کوئی نہیں ہوگا۔"

محسن انسانیت کے دل سے نکلی ہوئی یہ دعا فضاؤں کو چیرتی ہوئی عرش پر پہنچ کر ایک ہلچل پیدا کر دیتی ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی بشارت کے مطابق محبوب خدا ریت اور کنکر کی ایک مٹھی کفار کی طرف پھینکتے ہوئے فرماتا ہے "شَاهَتِ الْوُجُوْهُ" دشمنوں کے منہ بگڑ گئے" اور پھر ایسا ہی ہوا۔ کفار اپنی لاشوں کو جن میں ابوجہل جیسے سرداران قوم بھی شامل تھے چھوڑ کر میدان خالی کر گئے اور خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب ترین بندے سے اپنا وعدہ "کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ" پورا کر دیا۔ اللّٰھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

اے وہ لوگو جن کے دماغوں پر کینہ اور بغض کے پردے پڑے ہوئے ہیں یاد رکھو اس قسم کی قبل از وقت بشارات اور ان کا عین خدائی الفاظ کے مطابق پورا ہونا خدا تعالیٰ کے انبیاء اور ان کے خلفاء کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔

۲۔ جنگ احزاب کی تیاری کے لئے مدینہ کے اردگرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ خندق کھود رہے ہیں۔ بھوک اور فاقہ کشی کا یہ عالم ہے کہ صحابہ کرامؓ اور سرور کائنات بھی بھوک کی تکلیف سے بچنے کے لئے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے کھدائی میں معروف ہیں۔ تھکی اور شدت فاقہ کی حالت میں مسلسل تین دن صحابہؓ کے خندق کھودتے کھودتے ایک جگہ ایسا پتھر نکلتا ہے کہ ٹوٹنے میں نہیں آتا۔ آخر تنگ آ کر صحابہؓ آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں "یا رسول اللہ ایک پتھر نہیں ٹوٹتا" آپؐ اسی وقت جب کہ آپؐ نے بھی بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا ہے۔ کدال لے کر وہاں پہنچتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا وہ پیارا وجود جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" بھلا اس کے سامنے اس کائنات میں ایک حقیر پتھر کی کیا حیثیت تھی۔ آپ اللہ کا نام لیکر تین ہی چوٹوں میں پتھر توڑ دیتے ہیں اور ہر چوٹ پر خدا تعالیٰ اپنے نام لیواؤں اور اپنے نام پر مٹنے والوں کو کتنے بڑے انعامات سے نوازتا ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلی چوٹ لگانے پر شعلہ نکلا۔ آپؐ نے فرمایا "مجھے محلات شام کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم اس وقت شام کے سرخ محلات میری آنکھوں کے سامنے ہیں" دوسری چوٹ لگانے پر آپ نے فرمایا۔ "اس دفعہ مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مدائن کے سفید محلات مجھے نظر آ رہے ہیں" آپؐ نے تیسری اور آخری چوٹ لگائی تو شعلہ نکلنے پر آپؐ نے فرمایا "اب مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم صنعاء کے دروازے مجھے اس وقت دکھائی دے رہے ہیں" (زرقانی [illegible]) اللہ اللہ خدا تعالیٰ نے کس رنگ میں اپنے محبوب کے چاہنے والوں کو اس تنگی اور فاقہ کشی کی حالت میں فتوحات اور فراخیوں کے مناظر دکھا کر صحابہؓ میں امید اور شگفتگی کی روح پیدا کر دی۔ اس فاقہ مستی کے عالم میں دنیا کی عظیم ترین سلطنتوں پر فتوحات کی خوشخبری اور پھر اس خوشخبری کا حرف بحرف پورا ہونا صرف انبیاء ہی کا حصہ ہو سکتا ہے۔

۳۔ خدائی صفت کے رنگ میں خدا تعالیٰ کے عاشق اور ہمارے محبوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا جاتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ یقین نہیں کرتے کہ آپؐ وفات پا چکے ہیں اور ڈر ہے کہ صحابہؓ ٹھوکر نہ کھا جائیں حتیٰ کہ حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی بھی تلوار لہرا لہرا کر کہہ رہے ہیں کہ جس نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضرت ابوبکرؓ کو علم ہوتا ہے وہ تشریف لا کر حضرت عمرؓ کو خاموش کرنے کے بعد فرماتے ہیں "جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ محمدؐ فوت ہو چکے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ خدا زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمدؐ ایک رسول ہیں۔ آپ سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں" (الفضل ۶؍احسان ۱۳۵۰ ہش) سبحان اللہ۔ حضرت ابوبکرؓ کن سلجھے ہوئے الفاظ میں توحید کا سبق دیتے ہیں اور صحابہؓ کو خدا تعالیٰ کا فرمان سناتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سب رسول وفات پا چکے ہیں کوئی رسول آسمان پر زندہ نہیں۔ یہ الفاظ ابو قحافہ کے بیٹے ابوبکرؓ کے نہیں تھے۔ بلکہ یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند اور اس کے خلیفہ کے تھے اور خلیفہ ہی نبی کی وفات کے بعد قوم کو ضلالت اور گمراہی کے گڑھے سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

۴۔ سرزمین کی روزانہ اور سالانہ گردش، سورج کے طلوع اور غروب کے نتیجے میں چودھویں صدی ہجری آن پہنچی ہے۔ یہ وہ صدی ہے جس میں قرآن اور رسول اکرم کی پیشگوئیوں کے مطابق توحید قریباً مٹ چکی ہے۔ اسلام کی کشتی بھنور میں پھنس کر ہچکولے کھا رہی ہے اور قریب ہے کہ غرق ہو جائے۔ عیسائیت اپنے عروج پر ہے اور عیسائی پادریوں کے سامنے مسلمان علماء بے بس اور منہ چھپائے بیٹھے ہیں۔ ہزاروں مسلمان توحید کو چھوڑ کر تثلیث کے حامی ہو رہے ہیں۔ اور امریکہ کا ایک پادری ڈاکٹر جان ہنری ہیروز عیسائیت کی عظیم الشان فتح پر فخر سے اعلان کرتا ہے اور کہتا ہے۔

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجے میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو افگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورت حال پیش خیمہ ہے آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ۔ دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعے مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ "ابدی زندگی" یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا" (بیروز لیکچرز ص ۴۲ بحوالہ اسلام کا عالمگیر غلبہ)

ہندوستان میں اسلام کے نام لیواؤں کے بارے میں ایک آریہ سماجی کتاب "آریہ سماج اور پرچار کے سادھن" میں لکھا ہے۔

اجمیر سے چل کر سوامی دیانند جاند پور

پہنچے اور مسلمانوں سے زبردست مناظرہ کیا۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد قاسم صاحب اور مولوی ابوالمنصور ناصرالدین صاحب پیش ہوئے ان کی مدد کے لئے بہت سے مولوی جمع تھے لیکن سوامی جی مہاراج کے ساتھ صرف منشی بختاور سنگھ اور منشی اندرمن مرادآبادی تھے۔ سوامی جی نے اعتراضات کی اس قدر بھرمار کی کہ مولوی ان کا کوئی جواب نہ دے سکے اور میدان چھوڑ بھاگ گئے۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ مولوی نوراللہ صاحب کئی مسلمانوں سمیت آریہ ہو گئے۔ انہی ایام میں ایک ہزار کے قریب اور مسلمان بھی آریہ ہو گئے آریہ ویدوں نے جگہ جگہ شدھی قائم کر کے مسلمانوں میں پرچار کرنا شروع کر دیا

(بحوالہ اسلام کا عالمگیر غلبہ)

یہی نہیں اسلام کی تباہی اور بربادی دیکھ کر آنحضرت صلعم کے حضور نہایت درد اور کرب سے عرض کرتے ہوئے کتاب "خونِ حرمین" کا مسلمان مصنف لکھتا ہے "خدارا ایسی بے بسی اور نازک حالت میں اپنے نام لیوؤں پر رحم کرتے ہوئے امام آخرالزمان کو جلد بھیجئے تاکہ ضعیف الایمان امت کے ایمان و ایقان میں پھر بالیدگی کی روح پیدا ہو اور ضلالت کا فقدان ہو یا رسول اللہ اب عقل اور اسباب ظاہری کا سہارا جاتا رہا۔ قویٰ بے کار ہو گئے ہمتیں پست ہو گئیں۔ خونخوارانِ تثلیث نے ان کو قعر مذلت میں دھکیل دیا ہے کہ اب ابھرنے کی صورت نظر نہیں آتی اے نبی اللہ بتائیے کہ شکستہ دل اور زخموں سے چور امت اپنے درد کی دوا کہاں پائے گی اور کیونکر امام موعود علیہ السلام کے حضور اپنی فریاد پہنچائے گی اب دل کے زخم کی ٹیس اور سوزش قابل اظہار ہے" (بحوالہ اسلام کا عالمگیر غلبہ)

ایسے وقت میں خدا اور اس کے رسول کا ایک عاشق صادق اٹھتا ہے مسلمانوں کی حالت زار پر صرف آنسو ہی نہیں بہاتا بلکہ تن تنہا اضطراب اور کرب سے دعائیں کرتا ہوا عیسائیت اور عیسائیت کے حامی مسلمان علماء کا مقابلہ کرتے ہوئے ببانگ دہل منادی کرتا ہے ؎

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم

اس کے اس جرأت مندانہ عمل کو دیکھ کر خدا اس کی ان الفاظ میں تائید کرتے ہوئے بشارت دیتا ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" وہ اس ربانی بشارت کی بناء پر مسلمانوں کو خوشخبری اور دیگر مذاہب کو چیلنج کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

آج کل تمام مذاہب کے لوگ جوش میں ہیں عیسائی کہتے ہیں کہ اب ساری دنیا میں مذہب عیسوی پھیل جائے گا۔ برہمو کہتے ہیں کہ ساری دنیا میں برہموؤں کا مذہب پھیل جائے گا۔ اور آریہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب سب پر غالب آ جائے گا۔ مگر یہ بے جوڑ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان میں کسی کے ساتھ نہیں۔ اب دنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا اور باقی مذاہب اس کے آگے ذلیل و حقیر ہو جائیں گے۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۴۲)

اور پھر فرمایا:۔

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

سو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس نذیر۔ امام الزمان۔ امام موعود علیہ السلام۔ مہدی موعود جس کو امتی نبی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اس کی اپنے زور آور حملوں سے تائید فرمائی اور دشمنان اسلام و احمدیت کا نام و نشان تک مٹا دیا۔ چنانچہ یسوع مسیح کو مکہ کے شہر بلکہ خاص مکہ کے حرم میں داخل کرنے والوں کا مذہبی لیڈر لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ ندامت اور اضطراب کی حالت میں خود اقرار کر رہا ہے۔ "اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے.... یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے۔ جن کی بناء پر محمدؐ کا مذہب ہماری نگاہ میں قابل نفرین مذہب ہے۔ اسلئے (نعوذ باللہ) اس جھوٹے پیغمبر (محمدؐ) کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بہ آسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے افسوس ہے اس بات کا کہ ہم میں سے بعض اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

(دی آفیشل رپورٹ آف دی مشنری کانفرنس دی اینگلیکن کمیونین ۱۸۹۴ء ص ۶۴)

بحوالہ اسلام کا عالمگیر غلبہ (باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ کی چھبیسویں ۲۶ مجلس شوریٰ کا

ایجنڈا

۵-۶-۷ اخاء ۱۳۵۱ ہش
اکتوبر ۱۹۷۲ء
جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتماد

۱۔ علم انعامی کے مقابلہ میں شامل ہونے والی مجالس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے کل خدام کے کم از کم ۱/۴ کے برابر رسالہ کی خریدار ہوں۔

(قیادت ضلع لاہور)

۲۔ دستور اساسی کے قاعدہ ۴۸ میں لفظ "قائد" کے بعد "نائب قائد یا نائب قائدین" کا لفظ "معتمد" کے بعد "نگران حلقہ جات" و "مربی اطفال" کا اضافہ کیا جائے اور اس طرح قاعدہ نمبر ۴۸ کی نئی شکل یہ ہوگی۔

خدام

قاعدہ ۴۸: ۔ قائد۔ نائب قائد یا نائب قائدین۔ معتمد۔ نگران حلقہ جات۔ مربی اطفال اور دیگر ممبران عاملہ جو ناظمین اضلاع کہلائیں گے (قیادت ضلع لاہور)

۳۔ قائد ضلع کی نامزدگی کی بجائے انتخاب ہونا چاہیئے اور یہ انتخاب قائدین مجالس ضلع کے ووٹوں سے کیا جائے بصورت منظوری دستور اساسی کے قاعدہ ۵۱ میں صدر مجلس قائد مقامی اور زعیم حلقہ کے ساتھ قائد ضلع کے الفاظ بڑھائے جائیں اور قاعدہ ۵۲ سے قائد ضلع کے الفاظ حذف کئے جائیں۔ (قیادت مغلپورہ لاہور)

تعلیم

۴۔ مرکزی امتحانات کی اہمیت کے مدنظر مرکز امتحانات کے نصاب کی کتب ہر مجلس کے قائد کو بھجوائے۔ نصف قیمت مرکز برداشت کرے اور نصف مجلس کے بجٹ کے ساتھ شامل کر کے مجلس کو مطلع کیا جائے۔ (مجلس نوشہرہ چھاؤنی)

اشاعت

۵۔ مجلس مرکزیہ خدام الاحمدیہ کی تاریخ مرتب کرائے (قیادت ماڈل لاہور)

مال

۶۔ دستور اساسی کے قاعدہ ۱۵۶ کے آخر میں حسب ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔ "معینہ تاریخ کے بعد بھجوانے والی مجالس کا چندہ مجلس میں حصہ مقامی مقررہ حصہ سے ۵ فیصدی کم ہوگا۔" (قیادت ضلع لاہور)

۷۔ خدام الاحمدیہ کے چندہ مجلس کی شرح میٹرک تک کے طلباء کے لئے پچیس پیسے ماہوار اور میٹرک سے اوپر کے طلباء کے لئے ۵۰ پیسے ماہوار ہو۔ نیز برسر روزگار خدام کا چندہ کسی صورت میں ۵۰ پیسے ماہوار سے کم نہ ہو۔

دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۶۱ میں خدام الاحمدیہ کے لازمی چندوں کی شرح حسب ذیل ہو۔

ا۔ طالب علم میٹرک تک ۲۵ پیسے ماہوار ب۔ طالب علم میٹرک سے اوپر ۵۰ پیسے ماہوار
ج۔ برسر روزگار خدام ایک پیسہ فی روپیہ ماہوار
مگر برسر روزگار خدام کا چندہ کسی صورت میں ۵۰ پیسے ماہوار سے کم نہ ہو (قیادت ضلع لاہور)

۸۔ الف۔ قاعدہ ۱۶۲ میں چندہ مجلس کی ازسر نو تقسیم کی جائے اور اس قاعدہ کی نئی شکل یہ ہو

حصہ	۶۵ فیصد	حصہ قائدین علاقائی	۳ فیصد
حصہ قائدین اضلاع	۷ "	حصہ مجالس مقامی	۲۵ "

(قیادت لاہور)

ب۔ مجلس ماڈل ٹاؤن لاہور نے قاعدہ ۱۶۲ میں چندہ مجلس کی حسب ذیل تقسیم تجویز کی ہے

حصہ مرکز	۶۵ فیصد	حصہ قائدین علاقائی	۲ فیصد
حصہ قائدین اضلاع	۳ "	حصہ مجالس مقامی	۳۰ "

(قیادت ماڈل ٹاؤن لاہور)

۹۔ مجلس کے چندہ جات کا مقصد خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد کے لئے فنڈز مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ خدام میں مالی قربانی کی روح پیدا ہو مگر تا حال ایسا کوئی طریق نہیں جس کے تحت خدام سے سو فیصد انفرادی وصولی کو اہمیت دی

گئی ہو۔ مجالس عموماً

ا۔ مقامی حصہ نکالے بغیر کل جمع شدہ چندہ مرکز کو ارسال کر دیتی ہیں جس سے مرکز کو جہاں مقامی کارکردگی کا غلط تاثر ملتا ہے وہاں مقامی اخراجات پورے کرنے کے لئے عطایا اکٹھے کرنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ عام خدام پر زیادہ توجہ دینے کی بجائے صاحب حیثیت خدام سے شرح سے زائد وصول کر کے تدریجی بجٹ پورا کر لیا جاتا ہے۔ اس لئے مجلس تجویز کرتی ہے کہ

ا۔ لازم قرار دیا جائے کہ قائدین جمع شدہ رقوم میں سے صرف مرکزی حصہ مرکز کو ارسال کریں۔

ب۔ مرکز ہر ماہ اس امر کی رپورٹ لے کہ کس قدر خدام نے تدریجی بجٹ پورا کر لیا ہے۔

ج۔ سالانہ جائزہ پر مرکز صرف ان مجالس کو شعبہ مال کی اسناد انعامی دے جن کے کم از کم تین چوتھائی خدام نے انفرادی بجٹ پورا کر دیا ہو۔ اس مقصد کے لئے ۷۵ فی صد نمبر تین چوتھائی خدام کے انفرادی بجٹ پورا کرنے اور ۲۵ فی صد نمبر مجلس کے مجموعی سو فیصد بجٹ پورا کرنے کے لئے ہوں۔ (قیادت ماڈل ٹاؤن لاہور)

۱۰۔ بجٹ آمد و خرچ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بابت سال ۵۲-۱۳۵۱ ہش (۷۳-۱۹۷۲ء) پیش ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

بیکسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست

اندریں صورت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر اسلام کا درد رکھنے والی ایک جماعت قائم فرمائی۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت ایک ایسی جماعت ہے جس کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آ جائے۔ اسلام کے مقابلے میں تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں سارے اندھیرے جاتے رہیں۔ اسلام کا نور ساری دنیا میں پھیل جائے۔ لوگ اپنے اپنے کاموں میں مگن ہیں۔ کسی کو اسلام کی اشاعت کا فکر نہیں اور نہ اسلام کا درد ہے۔ یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے دل میں اسلام کا درد ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل و احسان ہے کہ اس نے موجودہ زمانہ میں اسلام کے نور کو ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے صرف احمدیہ جماعت کو ہی منتخب فرمایا ہے لہذا اس خوشی میں ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات اشاعت اسلام تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مقام اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی جنوبی جانب باسکٹ بال گراؤنڈ سے متصل میدان میں منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اجتماع کا افتتاح مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات فرمائیں گے۔

خدام ۴ اکتوبر بروز بدھ شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت: مکرم چوہدری فتح خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۸۷ جنوبی ضلع سرگودھا ۵-۶ ستمبر کی درمیانی شب قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکا تین لڑکیاں اور چار پوتے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

محمد صدیق احمد معلم وقف جدید ۸۷ جنوبی سرگودھا

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کا سالانہ اجتماع ۱۷ ستمبر کو منعقد ہوا اس میں شرکت کے لئے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ بھی تشریف لے گئیں۔ اجتماع کے پروگرام میں تقاریر کے مقابلے۔ دینی معلومات کے انٹرویو اور بیت بازی شامل تھے۔ حضرت سیدہ محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے خطاب میں علاوہ دیگر نصائح کے ممبرات کو قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے۔ بد رسومات کو ترک کرنے اور بچوں کو اعلیٰ تربیت دینے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ آپ اسی شام کو واپس ربوہ تشریف لے آئیں۔

خاکسارہ کو سیدہ محترمہ کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔

(امۃ العزیز ادریس آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

پروگرام فوجی بھرتی بابت ماہ اکتوبر ۱۹۷۲ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۲-۱۰-۷۲	پیر	ریسٹ ہاؤس ساہیوال	سرگودھا
۳-۱۰-۷۲	منگل	〃 شاہ نکدر	〃
۴-۱۰-۷۲	بدھ	〃 قائد آباد	〃
۵-۱۰-۷۲	جمعرات	سکول ادھچالی	〃
۶-۱۰-۷۲	جمعہ	ریسٹ ہاؤس ٹنوکہ	〃
۷-۱۰-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۹-۱۰-۷۲	سوموار	سرکٹ ہاؤس جوہر آباد	سرگودھا
۱۰-۱۰-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس عیسےٰ خیل	میانوالی
۱۱-۱۰-۷۲	بدھ	ریسٹ ہاؤس میانوالی	〃
۱۲-۱۰-۷۲	جمعرات	میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
۱۳-۱۰-۷۲	جمعہ	ریسٹ ہاؤس مٹھہ ٹوانہ	〃
۱۴-۱۰-۷۲	ہفتہ	〃 شور کوٹ روڈ	جھنگ
۱۶-۱۰-۷۲	پیر	〃 پیل	سرگودھا
۱۷-۱۰-۷۲	منگل	〃 بھکر	میانوالی
۱۸-۱۰-۷۲	بدھ	〃 پپلاں	میانوالی
۱۹-۱۰-۷۲	جمعرات	یونین کونسل میانی	سرگودھا
۲۰-۱۰-۷۲	جمعہ	ایوان محمود ربوہ	جھنگ
۲۱-۱۰-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۲۳-۱۰-۷۲	پیر	یونین کونسل چک رامداس	سرگودھا
۲۴-۱۰-۷۲	منگل	〃 کُن حافظ جی	میانوالی
۲۵-۱۰-۷۲	بدھ	ریسٹ ہاؤس میانوالی	〃
۲۶-۱۰-۷۲	جمعرات	سکول رنگپور بگھور	سرگودھا
۲۷-۱۰-۷۲	جمعہ	ریسٹ ہاؤس احمد پور	جھنگ
۲۸-۱۰-۷۲	ہفتہ	〃 شورکوٹ	〃
۳۰-۱۰-۷۲	پیر	〃 بھلوال	سرگودھا
۳۱-۱۰-۷۲	منگل	〃 دریا خان	میانوالی

کم از کم معیار بھرتی:-

قد ۵ فٹ ۴ انچ وزن ۱۰۷ پونڈ چھاتی ۳۲ انچ - ۳۰ انچ عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال

تعلیم پانچ جماعت۔ وقت بھرتی ۸ بجے صبح۔

نوٹ: ان پڑھ لوگوں کی بھی بھرتی ہو گی۔

نظارت امور عامہ ربوہ

قائدین خدام الاحمدیہ

چندہ سالانہ اجتماع جلد بھجوائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع

۱۷-۱۸-۱۹ نومبر

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقع پر تقاریر کے عنوانات تمام لجنات کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ ہر معیار کی بچیوں کے لئے سوائے ناصرات کے یہی عنوان ہیں۔ ناصرات کے عنوانات الگ شائع کر کے لجنات کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ ہر تقریر کرنے والی بہن اور بچی کا نام منظوری کے لئے مرکز میں آجانا چاہیئے ورنہ بعد میں اجازت نہیں ملے گی۔ نام آنے کے بعد پروگرام چھپوایا جائے گا۔ نیز جو بہنیں اور بچیاں تحقیقاتی مقالے پڑھیں یا تقریریں کریں ان کی تقاریر بھی ۱۵ اکتوبر تک مجھے مل جانی چاہئیں۔

انگریزی تقریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات ہوں۔

1. THE AIMS AND OBJECTS OF LAJNA IMAULLA
2. A BRIEF SURVEY OF ACHIEVEMENTS OF LAJNA-IMAULLA.
3. OUR FOREIGN LAJNAS.

مضمون نگاری کے مقابلہ کے لئے تاریخ لجنہ اماء اللہ کے کسی حصہ پر کوئی تحقیقاتی مقالہ سات سے دس فل اسکیپ صفحات کا لکھا جا سکتا ہے۔ یا انہی عنوانات میں سے کسی پر جو تقاریر کے لئے دیئے گئے ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وقف جدید آپ کی خاص توجہ کی محتاج ہے

جیسا کہ قبل ازیں بذریعہ اعلانات الفضل عرض کیا جا چکا ہے کہ "وقف جدید" کی آمد اس کے اخراجات کے لئے مکتفی نہیں ہو رہی اس لئے براہ مہربانی امراء و صدر صاحبان اور دیگر متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ جماعتوں میں جلسے کر کے مذکورہ چندہ کی اہمیت کو احباب جماعت پر واضح فرما دیں۔

نیز مخلصین اور مخیر اور ذی ثروت احباب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات چندہ پر نظر ثانی فرما کر اس بارے میں اپنے قربانی کے معیار کو بڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ عہدیداران اور احباب جماعت کو اس کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔ (مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقف جدید)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر جو امسال ۱۷-۱۸-۱۹ نومبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ کا انعقاد بھی ہوگا۔ شوریٰ کے لئے ایجنڈا زیر ترتیب ہے جو مجالس تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ براہ کرم اس طرف فوری توجہ فرما دیں۔ تجاویز بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر مقرر ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

میرے بھائی مکرم مرزا ناصر محمود احمد صاحب ابن مرزا محمد اکرم صاحب دار البرکات ربوہ کا نکاح عزیزہ [illegible] صاحبہ بنت سید الیاس شاہ صاحب کراچی کے ساتھ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب نے ۲۵ اگست بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں [illegible] کے لئے دینی و دنیوی ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(مرزا خالد محمود دار البرکات ربوہ)

تقریب شادی

مورخہ ۲۵ ستمبر کو بعد نماز عصر مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب (فضل عمر ہسپتال ربوہ) نے اپنے بیٹے لیفٹیننٹ مبشر احمد صاحب (پاکستان نیوی) حال مقیم لندن کی شادی کی خوشی میں اپنے مکان پر دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا جس میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ تقریب کے اختتام پر مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے دعا کرائی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ میں سے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اور حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے بھی شرکت فرمائی۔

عزیزم لفٹنٹ مبشر احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے معالج خصوصی حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے پوتے ہیں۔ ان کا نکاح محترمہ مسرت محمود صاحبہ بنت کیپٹن محمود شوکت صاحب قریشی پشاور سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۰ء کو پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ ۲۲ ستمبر کو پشاور صدر میں عمل میں آئی۔ چونکہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ صاحبہ مدظلہا بھی پشاور میں قیام فرما ہیں لہذا دلہن کو ان کی خدمت میں لے جایا گیا اور انہوں نے بڑی شفقت کے ساتھ اسے رخصت کیا۔ اس موقعہ پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے اجتماعی دعا کرائی۔ دلہا اور دلہن دونوں کی ننہال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت سید فضل شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان میں سے ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ دلہن ۵ اکتوبر کو لندن روانہ ہو رہی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اس کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"در حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات و مصائب اور تکالیف سے بے پروا ہو کر دین کی خدمت کریں۔ ..... اس امتیاز کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلے جانا ہمارا اولین فرض ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی یہ نصرت جسے ہم بارش کی طرح برستے دیکھ رہے ہیں۔ ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔"

اس وقت اسلام پر بہت ہی نازک وقت آیا ہوا ہے۔ پس ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید کے مالی جہاد کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کریں۔ اور دیگر دوستوں کو بھی اس مالی جہاد میں شمولیت کی تحریک کو جاری رکھیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی نصرت کو ہمیشہ اپنے اوپر برستا دیکھیں اللہم آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دانت مت نکلوائیے

جناب محمد حنیف صاحب دکان نمبر ۱ سیوجی اسٹیل کوشش نگر لاہور نے لکھا

"میں نے اینٹی پائیوریا استعمال کی اس سے میری لاعلاج دانت درد اور مسوڑھوں کا پھولنا بالکل ختم ہو گیا۔"

قیمت: دس روپے خرچ پیکنگ و ڈاک ۱/۷۰

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶

6366

درخواست دعا

میری بھتیجی عزیزہ حمیدہ احمد بنت ڈاکٹر محمد شفیق صاحب لاہور اپنے میاں ڈاکٹر امیر مبارک احمد صاحب کے پاس امریکہ جانے کے لئے روانہ ہو چکی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیزہ موصوفہ کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور مسرور و پرسکینت زندگی بسر کرنے کے لئے دعا فرما دیں۔ (محمودہ انصاری کوارٹرز تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴